

Richard Gaffin's New Perspective on Paul

by Paul M. Elliott

کیوں بے اس میں بٹھے وچ ٹردے تے آں پربٹھے دے طور تے لڑدے نہیں۔ بس لئی کہ ساڈی لڑائی دے ہتھیار جسمانی نہیں۔ بلکہ رُب ولوں تا در آں کہ قلعیاں نوں ڈھادیئے اسیں تصور اں نوں ڈھادیندے آں۔ بلکہ اک چنگیائی نوں جیڑی رُب دی پچھان دے خلاف کھلوندی اے۔ تے اسیں ہر اک دھن نوں قید کر کے مسیح دے تابع کر دیندے آں۔ اسیں تیار آں کہ جدوں تہاڈی فرمانبرداری پوری ہووے تے اسیں ہر طراں دی نافرمانی دلدلہ لئیے۔

نمبر 3- حق تصنیف 20003 جان ڈبلیورونز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔ جنوری فروری 1983

ای میل: tjtrinityfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199۔ فیکس۔ 4237432005

رچرڈ گیفن دا پولوس تے نواں ظاہری تناسب

منجانب پال ایم۔ ایلیٹ

ایڈیٹر دا بیباچہ: گھٹ توں گھٹ 1969 توں جدوں اوہنے نورمان شیفر ڈی نگرانی وچ اپنے تعلیمی مضمون نوں لکھیا (ڈاکٹر۔ رچرڈ بی۔ گافن، کوپوسٹ ماڈرن بائبل اہیات دی تحریک دے رہنما دے طور تے قیاس کیتا جو گناہ کے کنارے کی تاریخی اہیات کے طور پر بھی جانا جاتا تھا۔ وہ دوسری واجیت“ کی بدعت کی تعلیمی حمایت کی راہنمائی بھی کر رہا تھا ان اعمال کے وسیلہ جو گناہگاروں کے لیے آخری عدالت پر لہدی زندگی کو حاصل کرنے کے لیے تھے، اس کی بجائے اس واجیت کے لیے ایک مرتبہ اکیلے ایمان، مسیح پر ایمان کے وسیلہ تبدیل ہونے کے لیے تھی۔ آج یہ جھوٹی انجیل گافن کے اپنے آرٹھوڈوکس پریسباٹریں چرچ (اوپن سی)، پریسباٹریں چرچ ان امریکہ (پی سی اے)، کمیونین آف ریفارڈ ایونجلیکل چرچ (سی آرای سی)، ویسٹ منسٹر تھیولوجیکل سیمینری ان فلاڈلفیہ، کاؤنٹ تھیولوجیکل سیمینری ان سینٹ لوئیس، اور دیگر کلیسیاوں اور اداروں کو زہر آلود کرتا ہے۔ گافن کی آزاد خیالی کے لیے زندگی بھر کی پابندی کو تقریباً ایک دہائی سے کئی مصنفین کی جانب سے کتابوں اور مضامین میں آشکارہ کیا گیا ہے، جو دو کتابوں میں اُس کے اپنے الفاظ میں یہ واضح گواہی تھی جو ویسٹ منسٹر تھیولوجیکل سیمینری میں اُس کے 40 سالہ تعلیمی کریئر کا احاطہ کرتی ہے۔ قیامت اور کفارہ (1969) ایمان کے وسیلہ، نہ کہ دیکھنے کے وسیلہ (2006)۔ رومیوں 8:34 کے مطابق، واجب ٹھہرے جانے کا انحصار سادہ طرح ایماندار کے ماضی کے تجربہ میں کسی عمل پر نہیں ہے بلکہ اُس کے جی اٹھنے مسیح کی شخصیت کے ساتھ اپنے موجودہ تعلق کی بنا پر ہوتا ہے (سی ایف۔ 1۔ کرنٹیوں 15:17)۔۔۔۔ (ایف) یا ایماندار کے لیے پولس کی واجیت، گود لینے، پاک صاف کیے جانے اور تجمید کا تعلق مستقبل کے ساتھ ساتھ زمانہ حال کے ساتھ ہوتا ہے۔ (قیامت اور کفارہ، 133، اختتامی نوٹس چھوڑ دیے گئے ہیں)

ایمان کے وسیلہ نہ کہ دیکھنے کے وسیلہ میں، گافن کی دستاویزات یہ تھیں کہ واجب ٹھہرایا جانا اب ایمان کے وسیلہ سے ہے، لیکن مستقبل کی واجیت دیکھنے (مشاہدہ) کرنے کے وسیلہ سے ہوگی۔

(جیسے) ایماندار پہلے سے ہی مسیح کے ساتھ جی اُٹھتے ہیں اس طرح وہ واجب ٹھہرائے جا چکے ہیں، جیسے کہ وہ ابھی تک، واجب ٹھہرائے جانے کے لیے جی نہیں اُٹھے ہیں۔ (86)۔

(ایماندار) پہلے ہی سے ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرائے گئے ہیں۔ لیکن ابھی اُنہیں دیکھنے کے وسیلہ واجب ٹھہرایا جانا ہے (88) میں ”ایمان کے وسیلہ“ واجب ٹھہرایا جاتا ہوں، لیکن (ابھی) ”دیکھنے کے وسیلہ“ سے نہیں۔ (92)۔

گافن دعویٰ کرتا تھا کہ اُس کا اخذ کردہ نتیجہ کہ یہاں ”مستقبل کی واجبیت“ ہے اسے کلام اور ویسٹ منسٹر کنفیشن سے وضع کیا گیا تھا (12، 18، 82)۔ لیکن پھر اُس نے قبول کیا کہ کلام مستقبل کی واجبیت کا ذکر نہیں کرتا، اور چار دلیلوں میں سے ایک میں وہ مستقبل کی واجبیت کو بناتا ہے، اُس نے صراحت سے بیان کیا کہ وہ کلام سے ایسا کرنے کی جسارت کر رہا تھا، نہ کہ اُن سے کچھ قیاس کر رہا تھا۔

ابتداء پر، اس پر غور کیا جانا چاہیے تھا کہ پولس میں صاف صاف حوالہ جات ایمانداروں کے لیے اب بھی مستقبل کی واجبیت کے لیے ہیں، اگر اُن سب کو بہت چھوٹا کر کے پیش کیا جائے۔۔۔ رومیوں 2:13، 5:19، 5:2، 5:5، 2 تیمتھیس 4:8، لیکن یہ سب تکراری ہیں۔ میرا اپنا نظریہ ہے کہ کم از کم ان میں سے کچھ اقتباسات اور شاید دیگر خوشنما ہیں، یہاں تک کہ بہت پسندیدہ ہیں، جنہیں ایمانداروں کے لیے درحقیقت مستقبل کی واجبیت کی طرف اشارہ کرنے کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔۔۔۔

یہاں اقتباسات کا احاطہ کرنے کے لیے قدر موجود ہے جس کو دکھانے کی دلچسپی میں ہماری سوچ بچار سے پیش روی کرنے والے پیرا گراف پر غور کیا گیا ہے، اُس مندرجہ ذیل بحث کے طور پر جو ایسا کرنے کی تلاش کرتی ہے، کہ مسیحیوں کی واجبیت کے لیے مستقبل کے پہلو کے لیے معاملہ، یا اسے کسی دوسرے طرح رکھتے ہوئے، جو فیصلہ کن مستقبل کا پہلو ہے یہ نجات کی عدالتی شکل کے ہے جو واجب ٹھہرائے جانے کے لیے ہم پہلے ہے، جو محض ایسے اقتباسات یا یہاں تک کہ بنیادی پر اس پر انحصار نہیں کرتی۔ یہ معاملہ، جسے میں یہاں بناؤں گا، اس کے چار عناصر ہیں: پولس کی سٹوریالوجی اور اسپانالوجی کے خاکے سے قیاس کردہ سوچ بچار۔۔۔ (ایمان کے وسیلہ، نہ کہ دیکھنے کے وسیلہ، 80-81، شامل کردہ تاکید)۔

مستقبل کے طور پر واجبیت“ کے موضوع کے تحت، گافن نے مستقبل کے واجب ٹھہرائے جانے کے لیے اپنی پہلی دلیل کو لکھا:

قیاس کیتی ہوئی سوچ و چار

پر، پولس کے بارے کیا ہے؟ کیسے یہ اقراری حالت اس الہیات کے ساتھ برابر ہوتی ہے؟ ہم اس سوال کے ساتھ مخاطب ہوتے ہوئے آنا کر سکتے ہیں جسے قیاس کردہ سوچ بچار کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے، اور جسے اس الہیات کی ساخت کے ساتھ باندھا جاسکتا ہے۔۔۔ یہ مشاہدہ، میں شناخت کرتا ہوں کہ ایک ہے جو شاید ترغیب دینے والا نہیں ہے۔۔۔ لیکن ہم محض اس مفروضے کے ساتھ چھوڑے نہیں جاتے۔ (ایمان کے وسیلہ، نہ کہ دیکھنے کے وسیلہ، 83-84، شامل کردہ تاکید)۔

گافن نے یہ بھی حق جنایا کہ رومیوں 2:13 ایمانداروں کے لیے اعمال کے وسیلہ آنے والے وقت میں اُنہیں واجب ٹھہرانے کو سکھاتی ہے: ”بائبل کا وسیع سیاق و اسباق صلاح دیتا ہے کہ رومیوں 2:5 ایف ایف میں مثبت حاصل کا نظریہ، جو ہم از کم 5-11 آیات میں ہے، اگر یہ 12-13 آیات میں نہیں، اسے بہتر طور پر یہ بیان کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے جو آخری عدالت پر مسیحیوں کے لیے سچ ہوگا (ایمان کے وسیلہ، نہ کہ دیکھنے کے وسیلہ 97)۔

اب، اُس کو ابھی کے علاوہ جسے گافن سکھاتا ہے یہ واجب ٹھہرانے کی وہی تعلیم ہے جیسے نورمان شیفرڈ کی طرح ہے، جو بہت سے ایونجلیکل اور ریفارمڈ کلیسیاؤں میں اب بھی اُسے راہنما الہیاتی آواز قیاس کرتے ہیں جسے اب بھی کلیسیا سنتی اور سوچ بچار کرتی ہے۔ اُس وقت سے ویسٹ منسٹر الہیاتی سیمری جو 2008 میں فلاڈلفیہ میں تھی اُس کے منصب معلیٰ پر غور کرتی ہے، گافن نے بہت سے معاملات میں، اُن کی مخالفت کے باوجود جو ابھی تک بائبل آرتھوڈکسی

کو تھامے ہوئے تھے، امریکہ اور بیرون ممالک کلیسیاؤں اور سمینریوں سے بات کرنا جاری رکھا۔ اس وقت، اُسے فلاڈلفیہ میں غنتھ پر سبائٹین چرچ (پی سی اے) پر چیمس موئنگری بوائس سینٹر لچکر سیریز کے حصے کے طور پر 21 مارچ 2011 پر بات کرنے کا شیڈول دیا گیا۔ طنز یہ طور پر، اُس کے شیڈول کا موضوع ”غلطیوں سے پاک اور الہام“ ہے۔

ٹھیک طور پر چرچ ڈگلفن ”بے خطا اور الہام“ کے بارے کیا اعتقاد رکھتا ہے؟ کلام اور نجات کے لیے کیسے وہ اعتقادات نے اُس کی رسائی کو زہر آلود کیا؟ ڈاکٹر پال ایم۔ ایلٹیٹ جو ٹیچنگ دی ورڈمنسٹری کا صدر ہے، اپس نے اپنی کتاب، مسیحیت اور نیولبرل ازم کے چھٹے باب میں ان سوالات کی پرکھ کی: آرتھوڈوکس پر سبائٹین چرچ اور اس سے بالاتر روحانی مصیبتیں (ٹریٹی فاؤنڈیشن، 2005)۔ ہم چارلس سپرگان کی روح میں، اس باب کو خبرداری کے طور پر دوبارہ تیار کرتے ہیں جس نے لکھا:

اتجھے بھائیوں کی تعداد جو مختلف طریقوں سے اُن کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں انجیل کی جڑ کاٹتے ہیں، اور وہ اپنے چال چلن کی بات کرتے ہیں جیسے کہ یہ محبت کرنے والا چالچلن تھا جسے خداوند اپنے ظاہر ہونے کے دن پر منظور کرے گا۔

سچے ایماندار کا پابند فرض اُن لوگوں کے لیے جو مسیحی ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور پھر بھی خدا کے کلام سے انکار کرتے ہیں اور انجیل کی بنیادوں کو رد کرتے ہیں، اور یہ سب کچھ اُن میں سے آتا ہے (2 کرنتھیوں 6:14-18)۔۔۔

غلطی کے ساتھ سازباز کو اُن بہترین لوگوں سے حاصل کریں گے اُس طاقت سے جو اس کے خلاف کسی کامیاب احتجاج کے لیے ہے۔ اگر ایمانداروں میں سے کوئی شخص اپنے درمیان کسی غلطی کرنے والے کو رکھتے تھے، لیکن خدا کے نام پر اُن کے ساتھ مستحکم طور پر برتاؤ کرتے تھے، تو یہ سب درست ہوگا، لیکن اُن کا اتحاد یا ایک اس اصول پر پایا گیا ہے کہ سب اس میں شامل ہوں گے، خواہ وہ کوئی بھی نظر یہ تھامے ہوئے ہیں، جن کی بنیاد خدا کی سچائی کے لیے بغاوت پر ہوتی ہے۔ اگر یہ سچائی اختیاری ہے، تو غلطی معقول ہے۔۔۔۔

میدے سے خمیر حاصل کرنا مشکل ہے، اور اسے اس میں ڈالنا آسان ہے۔ یہ خمیر پہلے سے ہی کام کر رہا ہے۔ اس گہرے ڈنزا اُن سے پرہ اٹھانے کے لیے ہماری بہادری (یہ کہ، اس عمیق سکیم سے) تکلیف دہ ہے، اور بیشک یہ ساری بدسلوکی کی طرف ہمیں لاتی ہے۔ لیکن جیسے وبا پھرتی ہے اتنی دیر تک اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ او، وہ جو کلیسیاؤں میں روحانی طور پر زندہ ہیں وہ اس چیز پر غور کر سکتے ہیں، اور خود خداوند اس حریف کے ساتھ لڑائی کر سکتا ہے۔ کسی بھی قیمت پر، قیمت جو اس کی ہو سکتی ہے، جو ہمیں اُن سے مجھد کرتی ہے جو اپنے آپ کو خدا کی سچائی سے الگ کرتے ہیں یہ محض ہماری آزادی کے لیے نہیں، بلکہ ہمارے فرض کے لیے بھی ہے۔ میں اپنے احتجاج کو آگے بڑھتے ہوئے اس طرح مکمل کرتے ہوئے قائم کر چکا ہوں، اور میں اکیلا اسے اُس دن تک قائم رکھوں گا جب خداوند سب دلوں کے بھیدوں کا انصاف کرے گا، لیکن یہ میرے لیے کوئی عجیب چیز دکھائی نہیں دیتی اگر دوسرے وفادار پائے جاتے ہیں، اور اگر دوسرے انصاف کرتے ہیں کہ اُن کے لیے بھی یہاں کوئی رستہ نہیں بلکہ اُس میں جو ہمارے ہوئے رستے سے تکلیف کے ساتھ مجھد ہوتے ہیں۔

یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ مختلف اور بیگانہ تعلیم کے سبب سے بھٹکتے نہ پھرو۔“ (عبرانیوں 8:13-9)۔

شیفرڈ کے حامیوں کا ایک اصول جو ویسٹ منسٹر سمینری استعداد اور اوپی سی پر قائم رکھتے ہیں جو اُس کی روانگی کے بعد چرچ ڈبلی، گلفن، بے آر کے لیے تھا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ وہ شیفرڈ جیسے نظریات کو تھامے ہوئے تھا، اور اپس نے کھلے عام تکرار میں اُس کا دفاع کیا، گلفن پر کوئی الزامات عائد نہ ہوئے۔ او پی سی، شیفرڈ کے خلاف 1977 کے الزامات کے لیے اپنے نائل پن میں، اُس نے اس کے تعینات کردہ خادموں کی نگرانی کے لیے اس کی ذمہ داری کو سامنے رکھتے ہوئے گھومتا پھرتا رہا جنہوں نے سمینری کی استعداد میں خدمت کی۔ تاہم چرچ ڈگلفن، چرچ اور سمینری کے نظم و ضبط سے عاری اور

پریسباکٹر نیل نگرانی سے مزاحمت نہ کرنے والا تھا، وہ آج کے دن کے لیے شیفرڈ کی تعلیمات کو زندہ جاوید رکھنے سے آزار رہا۔

1982 میں شیفرڈ کی روانگی کے 18 سال بعد، گافن کی اُس کے لیے وفاداری نا قابل تبدیل رہی۔ 2000 میں اُس نے شیفرڈ کے اعلان کو ایک دوسری انجیل، فضل کا ہواؤہ کے ساتھ جوڑ دیا۔ رچرڈ گافن آج ویسٹ منسٹر اہیاتی سیمز اور آرٹھوڈوکس پریسباکٹرین چرچ کے راہنما ماہر اہیات کے طور پر جاری رہتا ہے۔

چارلس پرجیون، تلوار اور برچھی کے ”نوٹس“ میں، اکتوبر 1888

چارلس پرجیون، ”ناممکن کوششیں“، تلوار اور برچھی، دسمبر 1888

مشنری والدین سے 1936 میں بیجنگ میں پیدا ہوا، جنوبی کیلیفورنیا کی یونیورسٹی، بی۔ اے، کیلون کالج، 1958، بی۔ ڈی، ویسٹ منسٹر تھیا لوجیکل سیمز، 1961، ٹی ایچ۔ ایم، 1062، ٹی ایچ، ڈی، گریجویٹ سٹڈی جارج ٹاؤن یونیورسٹی، کولنگن، جرمنی، 1962-1963، بائبل اور سٹیٹسٹک اہیات کا پروفیسر، ویسٹ منسٹر اہیاتی سیمز، 1965-2007، مقرر کردہ خادم، آرٹھوڈوکس پریسباکٹرین چرچ، پریسباکٹری آف فلاڈلفیہ۔

ویسٹ منسٹر میں اپنے چالیس سالوں کے دوران اُس نے بہت زیادہ خادین کی تعلیم و تربیت میں بہت اہم کردار ادا کیا جو آج اوپنی سی میں، اور اس کے ساتھ ساتھ شمالی امریکہ اور پوری دنیا کی کلیسیاؤں میں خدمت انجام دے رہے ہیں۔ یہ رچرڈ گافن کی طرف سے تھا کہ انہوں نے اُن کی اہیات سے بہت کچھ سیکھا۔

ویسٹ منسٹر پروفیسر کے طور پر اُن کے ابتدائی دنوں سے، گافن کے ساتھ شیفرڈ نے بہادری دکھائی جس کو انہوں نے اہیات میں ترقی کی اصطلاح دی۔ اب یہ واضح ہے کہ یہ واجب التعظیم احتجاج کا مقصد زیادہ واضح اور تفصیلی طور پر پیش نہیں کیا تھا جسے سمپر ریفارمڈا ہمیشہ اصلاح کا نام دیا گیا، یہ کہ، کلام کے لیے ہمیشہ موافقت کی تلاش کا نام دیا۔ بلکہ، اس کا مطلب با اختیار بائبل مسیحیت کی توضیح نہ ہونا تھا۔ رچرڈ گافن، نورمان شیفرڈ کی مانند، اُس انجیل کا دعویٰ کرتا ہے جو کلام کے مطابق نہیں ہے۔

گافن دا اپنا ”پولس“ تے کیجا جان والا نواں ظاہری تناسب“

گافن کی اپنی تحریر کے نظریات میں سے پہلا تفصیل وار بیان، جس کے لیے نورمان شیفرڈ استعدادی صلاح کا تھا، ایسا 1969 میں ہوا۔ گافن کی اس تحریر کو 1978 میں قیامت کے مرکز کے طور پر شائع کیا گیا تھا، اور اسے دوبارہ قیامت اور کفارے کے موضوع کے ساتھ شائع کیا گیا۔ کتاب کا ضمنی نام ”پولس کی سنوریالوجی کا مطالعہ“ ہے۔ رچرڈ گافن نے سر عام اس کو بیان کیا کہ وہ پولس پر ہونے والے نئی ظاہری تناسب کے لیے رائٹ، ڈن اور سینڈر کا مخالف ہے۔ لیکن قیامت اور کفارہ گافن کا اپنا ”پولس“ پر کیا جانو والا ظاہری تناسب“ ہے، اور یہ محض خلاف شرع ہے۔ اگرچہ گافن کی نجات کی تعلیم آرٹھوڈوکسی کی زبان میں آرام دہ ہے، یہ درحقیقت بنیادی طور پر ترمیم شدہ ہے، جبکہ یہ مرتب نہیں کرتا اور صرف نجات کی کلیدی تعلیمات کو دوبارہ بیان ہیں کرتا جس میں ایمان اور کفارہ، واجبت، پاکیزگی اور کود لینا شامل ہے۔ بلکہ نجات کے طریقہ کار کو بھی بیان کرتا ہے۔ گافن کے حالیہ عوامی بیانات جس میں جنوری 2005 میں امرن ایونیو پاسٹرس کانفرنس شامل تھی اس میں ہونے والی تقاریر شامل ہیں، جسے اپنے نظریات میں بنیادی تبدیلی کو ظاہر نہیں کرتا۔ درحقیقت، امرن میں گافن کے دیے جانے والے لیکچرز اُن بہت سے حصوں کے حامل تھے جنہیں اُس نے اپنی 1969 کی تعلیمی مضمون میں حرف بہ حرف بیان کیا۔ گافن اور رائٹ (جس نے امرن 2005 پر بات کی) اُن میں سے ہر ایک نے پولس پر نئے ظاہری تناسب کو پیش کیا۔ انہوں نے با اختیار انجیل کو پیش نہ کیا۔ یہ

سمجھنا بہت اہم ہے کہ کیسے گافن نجات کے طریقہ کار کو دوبارہ بیان کرتا ہے۔ قیامت اور کفارے کا اہم موضوع یہ ہے کہ لوگ نجات یافتہ بنتے ہیں، اور ایسا صرف مسیح پر ایمان رکھنے سے نہیں ہوتا، بلکہ ایسا ”حقیقی“ اور ”آزمائشی“ اتحاد سے ہوتا ہے جس کے وسیلہ ایماندار مسیح کے ساتھ ”باہمی اتفاق“ کو حاصل کرتے ہیں۔ (وہ بکثرت طور پر تین اصطلاحات کو استعمال کرتا ہے)۔ گافن بیان کرتا ہے کہ اس پچانے والے اتحاد کا اوزار پانی کا پتسمہ ہے۔ پانی کے پتسمہ کی فطرت کے متعلق اُس کے بیانات نورمان شیفرڈ کی آواز ہیں، جو لکھتا ہے کہ پتسمہ ”ایسا لمحہ ہے جب ہم موت سے زندگی میں ہونے والی تبدیلی اور انسان کے پچائے جانے کو دیکھتے ہیں۔“ گافن لکھتا ہے:

پتسمہ اس طرف اشارہ کرتا ہے اور اسے حاصل کرنے والی تجربہ میں اس تبدیلی کو مہر کر دیتا ہے، ایسی تبدیلی کو جو (حقیقی طور پر) مسیح سے الگ کرتی اور (حقیقی طور پر) اُس کے ساتھ جوڑتی ہے۔ گلیٹیوں 3:27 بہت زیادہ واضح ہے: وہ جو مسیح میں پتسمہ پاچکے ہیں انہیں کے لیے رکھا گیا ہے۔ (سی ایف۔ 1 کرنتھیوں 13:12)۔

یہاں گافن نشان (پتسمہ) اور جس کی طرف یہ اشارہ (نجات) کرتا ہے ان کے درمیان امتیاز کو خارج کرتا ہے۔ اپنے دعویٰ پر زور دیتے ہوئے کہ پتسمہ پچانے والی تبدیلی کے نقطے کی نشاندہی کرتا ہے، گافن آرش ماہر الہیات ارنسٹ بیٹ کا حوالہ دیتا ہے: ”وہ جنہوں نے مسیح میں پتسمہ لیا ہے یہ وہ ہیں بعد ازاں مسیح میں ہوتے ہیں۔“ گافن اسے جاری رکھتا ہے:

نتیجہ کے طور پر، تبدیلی کو (انسیوں 2) 5 آیات میں بیان کیا گیا ہے، جو اسے مسیح کے ساتھ زندہ رکھتا ہے، وغیرہ۔ جو حقیقی سمجھ میں مسیح کے ساتھ جوڑنے کے مدار میں رہتا ہے۔۔۔ خدا کے قبر (3 آیت) کے نیچے ہونے سے جو تبدیلی ہوتی ہے یہ اُس کی محبت کو تجربہ کرنے کے لیے (4 آیت) ہوتی ہے جو مسیح کے ساتھ حقیقی طور پر جوڑنے کے وقت واقع ہوتی ہے۔

چند صفحات بعد گافن اسے پانی کے پتسمہ کے ساتھ ”انفرادی مسیحی وجود کے آغاز“ کے لیے ”مسیح کے ساتھ اتحاد“ بتاتا ہے،

نورمان شیفرڈ بھی پتسمہ کے وسیلہ مسیح کے ساتھ اتحاد کے لیے سکھاتا ہے۔ دیکھیے بیک بون آف بائبل میں ”ایفارڈ الہیات میں اعمال کے وسیلہ واجہیت“ کو دیکھیے۔: ہم عصر تناسب میں عہد، اینڈ ریوسینڈلن، ایڈیٹر (نیکوڈ چز، ٹیکساس: کاؤنٹ میڈیا فاؤنڈیشن، 2004)، 118-119۔

نورمان شیفرڈ، فضل کا بلا وہ (فلپس برگ، نیوجرسی: پی اینڈ آر پبلشنگ، 2000)، 94۔

رچرڈ بی۔ گافن، جے آر، قیامت اور کفارے: پولس کی کہانی پر ایک مطالعہ (فلپس برگ، نیوجرسی: پریسبٹیرین اور ریفارمڈ پبلشنگ، کمپنی، 1987)،

50-51۔ اصل میں تاکید اور توسین، گافن، 51۔ اصل میں تاکید۔

گافن کی تعلیم میں، جو نجات کے بارے میں تھی، جس میں کفارہ، واجہیت، پاکیزگی، کودلینا، اور جلال دینا شامل ہے، یہ پتسمہ کے وسیلہ ”مسیح کے ساتھ اتحاد“ میں ہونے کے ذرائع سے آتا ہے۔

2005، میں امرن ایونیو پاسٹرز کانفرنس میں ایک سوال کے جواب میں، گافن نے یہ قبول کیا کہ اُس کی تعلیم پرانا عہد نامہ بمقابلہ نئے عہد نامے کے مقدسین کے لیے نجات کے مختلف طریقہ کار کے مفہوم کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ ”کہنے کے طور پر“ تاریخی طور پر وق کا غلط حساب لگانے کے ساتھ کفارے کے بارے میں ہو سکتا تھا جیسے کہ پُرانے عہد کے ایماندار جیسے کہ اہام یاداود“ تھے شامل ہیں جو مسیح کے ساتھ اتحاد میں تھے کیونکہ مسیح کو نظر یہ میں ہے، اور مسیح کے ساتھ اتحاد، خاص طور پر اوپر اٹھائے گئے مسیح کے لیے، ایک تاریخی کفارہ والے مسیح کے لیے، جو اپنی موت اور جی اٹھنے کی خوبی کے ساتھ ہے۔۔۔ اور جو اہام اور داؤد کی حالت میں وجود نہیں رکھتا۔ لیکن یسوع کہتا ہے ”اس سے پہلے کہ آدم تھا میں ہوں“ (یوحنا 8:58)، وہ ابتداء سے کلمہ

ہے (یوحنا 1:1)، اُس کا مصدر زمانہ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے (میکہ 2:5)، اسرائیلی ”روحانی چٹان سے پانی پیتے تھے جو اُن کے ساتھ ساتھ چلتی تھی اور وہ چٹان مسیح تھا“ (1 کرنتھیوں 10:4)۔ گافن نے اس سوال سے پرہیز کیا کیسے وہ قیاس کرتا ہے کہ مقدسین درحقیقت پُرانے عہد کے زیرِ سایہ نجات یافتہ تھے، اور وہ قیامت اور کفارے میں اس تنقیدی معاملہ سے مخاطب نہیں ہوتا۔ بہر حال، وہ یہ کہتا ہے کہ:

روح اور مسیح کی عملی خوبی کے وسیلہ سے، اپنی قیامت کے موثر تاریخی کفارہ، مسیح زندگی کا خبر رساں ہے۔ پولس کی ساریا لوجی میں کوئی اصول زیادہ بنیادی نہیں ہے۔

دھیان سے غور کیجئے جو گافن کہہ رہا ہے کہ مسیح اپنے مردوں میں سے جی اٹھنے سے پہلے ”زندگی کا خبر رساں“ نہیں تھا (کیسے (یا اگر؟) روحانی زندگی مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے سے پہلے ایمانداروں کے لیے ربط پیدا کرنے والا تھا، وہ ایسا نہیں کہتا۔

نجات کے طریقہ کو دوبارہ بیان کرتے ہوئے، شاید ہمیں اُن طریقوں کو کہنا چاہیے جس میں نجات کی دوبارہ بیان کردہ اصطلاحات شامل ہیں، جنہیں گافن آگے بڑھانا جاری رکھتا ہے۔

پہلے، گافن کفارے کو بیان کرتا ہے۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ خود مسیح چھڑایا گیا تھا، اور یہ کہ مسیحی مسیح کی اپنے ذاتی کفارے کے وسیلہ جو اُس میں پنتسمہ کے ساتھ اتحاد کے وسیلہ تھا چھڑائے گئے تھے۔

گافن 58۔

ابن ایونیو پاسٹر زکانفرنس 2005، سیشن 13 کی نقل، سامعین کی جانب سے پوچھے جانے والے پوچھے سوال کا جواب۔ چرچ کی جانب سے کانفرنس کی آڈیو دستیاب ہے۔ گافن 89۔

گافن واضح طور پر کہتا ہے کہ وہ مسیح کے کفارے کی قیامت کے بارے کہتا ہے، اُس کا مطلب ”اُس کی رہائی یا نجات“ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ قیامت ”قبر سے فضل میں تبدیل ہونے والا نقطہ ہے۔“ اور یہ کہ ”مسیح کے کفارے کی نمایاں صفات ایماندار کے کفارے کے لیے سچائی کو تھامے ہوئے ہے۔“ دوسرے، گافن واجب ٹھہرائے جانے کو دوبارہ بیان کرتا۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ خود مسیح و استباز تھا، اور یہ مسیحی پنتسمہ میں اُس کے ساتھ اتحاد رکھنے کے وسیلہ مسیح کی اپنی واجبیت میں حصہ ڈالتے ہوئے واجب ٹھہرائے جاتے ہیں۔ وہ اصرار کرتا ہے کہ لفظ ”واجب ٹھہرایا جانا“ جیسے اسے 1 تیمتھیس 3:16 میں لا کو کیا گیا (جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ ”روح میں واجب ٹھہرایا“ گیا تھا) اس کا بالکل وہی مطلب ہے جب اسے اقتباسات میں گناہگار لوگوں کے لیے لا کو کیا جاتا تھا جیسے کہ رومیوں 4:25 میں ہے۔ جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ مسیح ”ہمیں واجب ٹھہرانے کے لیے مردوں میں سے جی اٹھا“ تھا۔ گافن کہتا کہ ”عام عدالتی تحقیق کو خارج کرتے ہوئے اس ”واجب ٹھہرائے“ جانے کا مطلب واضح ہوتا ہے جب 1 تیمتھیس 3:16 کو بیان کیا جاتا ہے ”غلط ہے“ قیامت کا تبدیلی کا عمل اپنے کردار میں خاص طور سے عدالت کے متعلق ہے۔ یہ مسیح کی واجبیت ہے۔“

پھر، ”واجبیت“ کی فطرت کیا ہے جسے گافن ذہن میں رکھتا ہے؟ وہ اسے فی الواقع واجب ٹھہرائے جانے کے ساتھ مترادف بناتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ واجب ٹھہرایا جانا اور پاک صاف کیا جانا، خدا کے اعمال سے علیحدہ ہونے کے طور پر یا امتیاز کردہ نہیں ہو سکتا یا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ کہتے ہوئے کہ واجبیت اور پاکیزگی جو خدا کے متفرق اعمال کے طور پر جن پر بات ہوئی ایسے الفاظ ہیں، جنہیں گافن ”مستقل طور پر ادراک سے بالاتر“ کہتا ہے۔ وہ اس نظر یہ کو رد کرتا ہے کہ ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرایا جانا رومیوں اور گلتیوں کی کلیسیاؤں کے لیے پولس کے خطوط کا مرکز ہے۔ گافن کی جھوٹی انجیل میں، واجب ٹھہرایا جانا گناہگاروں کی بات کرتے ہوئے خدا کا عدالتی عمل نہیں ہے، جس کی بنیاد مسیح کی تابلیت پر تھی اور جسے ایمان رکھنے کے عمل کے ساتھ لا کو کیا گیا تھا۔ اس کی

بجائے، یہ پتسمہ میں مسیح کے ساتھ حقیقی اتحاد ہے۔ اور اس اتحاد میں دونوں واجبیت اور

گافن 114-117

گافن 114 -

گافن 116 - اصل میں تاکید -

گافن 130 -

گافن 119-124 -

گافن 121 - غور کیجیے کہ ”واجب ٹھہرایا جانا“ دونوں ”ترکیبی“، ”تغیراتی“ اور عدالت کے متعلق ہے۔ یہ دونوں رومن کیتھولک اور کارل بارتھ کا نظریہ ہے، جیسے گافن صفحہ 131 پر اسے قبول کرتا ہے۔

پاک صاف ٹھہرایا جانا، اس کے لیے گافن اصرار کرتا ہے کہ ”یہ زمانہ مستقبل اور اس کے ساتھ ساتھ زمانہ حال ہیں۔ خدا“ بے خطا حتمی اعلان ”دونوں“ پہلے ہی سے“ اور ابھی نہ ہونے والا“ ہے۔

تیسرے، گافن پاک ٹھہرائے جانے کو دوبارہ بیان کرتا ہے۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ خود مسیح پاک صاف تھا، اور مسیحی پتسمہ میں اُس کے ساتھ اتحاد کے وسیلہ مسیح کے اپنے پاک صاف ہونے میں حصہ ڈالتے ہوئے پاک ٹھہرائے جاتے ہیں۔ گافن آگے پیچھے بڑھتا ہے، اُن اوقات میں جو امتیاز کے بغیر تھے، اور یہ ایمانداروں کی یقینی پاکیزگی (وہ جسے کلام مسیح کی تابلیتوں کی بنیاد کے ساتھ پاک کو تشکیل دینے کو بیان کرتا ہے) اور ایماندار کی بتدریج بڑھنے والی پاکیزگی (جسے کلام جسمانی اعمال کے لیے مرنے اور خدا کے علم اور دانش میں بڑھنے، جو کام اور سکونت کرنے والے روح کے وسیلہ سے ہوتا ہے اُسے بیان کرتا ہے) بہر حال، گافن اسے واضح بناتا ہے کہ وہ پاکیزگی کے دونوں پہلوؤں کو دیکھتا ہے جو پتسمہ کے وسیلہ مسیح کے ساتھ اتحاد رکھنے کے ”مستحکم حقیقت کے وسیلہ سے آتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ، اس اتحاد میں ”انسان کی اندرونی ملکیت جس میں مسیح مردوں میں سے جی اٹھا“ شامل ہے۔ جس میں دونوں فیصلہ کن اور بتدریج فروغ پانے والی پاکیزگی شامل ہے۔ یہ تعلیم ہے جس میں راستبازی کو اوندھا لایا گیا، جو رومن کیتھولک ازم کی غلطی ہے۔

قیامت اور کفارے کے بارے میں گافن کا یہ آخری بیان غیر واضح ہے، لیکن وہ ہمیں پاکیزگی پر اپنی حالت کا واضح اشارہ دیتا ہے جسے ایڈر جان۔ وہ۔ کینیڈا کی حکمرانی میں اوپن سی کے وسیلہ، اُس کے اس اہیاتی بیان کی پیروی کرتے ہوئے تحریر کیا گیا تھا:

یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی بھی یسوع مسیح کا بھائی بن سکتا اور مسیح کے ساتھ، آسمانی بادشاہت، خدا باپ کی حضوری میں لطف اندوز ہو سکتا تھا ماسوائے اُس ایک جو مسیح کی شبیہ کے مطابق سچا اور شخصی طور پر راستباز اور پاک صاف ہے۔۔۔ مسیح کی راستبازی کا الزام، جسے تمام مسیحی واجب ٹھہرائے جانے کے ساتھ حاصل کرتے ہیں۔۔۔ یہ اس مقصد کے لیے کافی نہیں ہو سکتا۔ مسیح الزام شدہ راستبازی نہیں رکھتا، اُس کی راستبازی حقیقی اور ذاتی ہے۔ اگر ہم اُس کی شبیہ کے مطابق ہوتے ہیں، تو ہم بھی حقیقی اور ذاتی راستبازی کو رکھتے ہیں۔

گافن 133 -

گافن 124-126 -

فیصلہ کن اور بتدریج بڑھنے والی پاکیزگی کے درمیان پائے جانے والے فرق کی اہمیت اور فطرت پر مباحثہ کے لیے، دیکھیے رابرٹ ریمنڈ، نیو سیسیٹیک مسیحی

اس بیان کے لیے، ایمانداروں کو ابدی زندگی کی میراث کے لیے مسیح کی راستبازی میں اضافہ کرتے ہوئے اپنی راستبازی بازی کو لازماً رکھنا ہے۔ گافن کہتا ہے:

ہم اوپر کچھ نہیں دیکھتے۔۔۔ جو ہمیں کسی طرح اس سوال کی طرف راہنمائی کرے گا کہ ایلڈر کیرڈ خدا کے ساتھ اپنی لگاتار وفاداری رکھتا تھا اور کلام کے لیے اپنی تلوار جیسی پابندیوں کو تعلیمی نظام کے ساتھ سکھایا، اور اس کے ساتھ ریفرنڈ ایمان کو۔

چوتھے، گافن کو دینے کو دوبارہ بیان کرتا ہے۔ وہ دعویٰ کرتا ہے مسیح خود کو دلیا گیا تھا، اور یہ کہ مسیحی پتسمہ میں اُس کے ساتھ اتحاد کے وسیلہ مسیح کے اپنے لے پاک ہونے میں حصہ ڈالتے ہوئے گود لیے جاتے ہیں۔ گافن کہتا ہے کہ یہی ہے جو پولس رسول کا مطلب تھا جب اُس نے لکھا کہ یسوع کا (یونانی درہ نگاہ میں) مردوں میں سے جی اٹھنے کے ساتھ۔۔۔ خدا کا بیٹا ہونے کا اعلان کیا گیا (رومیوں 1:4)۔ گافن دعویٰ سے کہتا ہے کہ ”یسوع کا جی اٹھنا اُس کا اپنا لے پاک ہونا تھا (دوسرے آدم کی مانند)۔ وہ اس تشریح کے لیے کسی کلام کا سہارا لینے کی پیشکش نہیں کرتا، اس حقیقت کے باوجود کہ لفظ لے پاک کا ترجمہ (یونانی ہیو تھیسیا، ”بیٹے کے طور پر مقرر ہونا“ کو کبھی مسیح کے استعمال نہیں کیا گیا بلکہ صرف ایمانداروں کے لیے تھا) دیکھیے (رومیوں 8:15، 23، 9:4، 10:4، 15:1)۔

پانچویں، گافن صرف نئی زندگی کو ہی دوبارہ بیان نہیں کرتا، بلکہ وہ اسے نجات سے خارج کرتا ہے۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ ”پولس نئی زندگی یا از سر نو پیدا ہونے کی اصطلاح کی تدبیر کے بغیر کفارے کی درخواست کی ابتدا کرتا ہے جسے زندگی کے نئے اصول کی روابط کے طور پر سمجھا گیا۔“ یوحنا 3:3 میں نیکو دہمس کے لیے یسوع کے صاف بیان میں اس دلیل کو بیان کرتا ہے ”جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو نہیں دیکھ سکتا۔“ اور پولس کے ایمانداروں کے لیے دہرائے جانے والے حوالہ جات اسے زندگی بخش چکے ہیں (رومیوں 6:11 اور 13، 1 کرنتھیوں 15:22، 1:2-5، 5، 1 کلوسیوں 2:13)۔ گافن کے ”پولس پر نئے ظاہری تناسب“ میں، یہاں درحقیقت خدا کے یک پہلو عمل کے طور پر نئے سرے سے پیدا ہونے کی ضرورت نہیں۔

کیرڈ کا حتمی بیان اور اہیاتی بیان، جسے اس لنک پر دوبارہ بنایا گیا ہے۔

www.trinityfoundation.org/KinnairdDeclarationTheologicalStatement.php.

کیرڈ کے حتمی اعلان اور اہیاتی بیان کے لیے دیکھا۔

گافن 117-119۔

گافن 140۔

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، گافن دعویٰ سے کہتا ہے کہ پتسمہ، نہ کہ نئے سرے سے پیدا ہونا، روح القدس کی قدرت کے کاموں سے الگ ہو کر موت سے زندگی میں تبدیل ہونے کا مقام ہے۔

گافن دے ”نویں ظاہری تناسب“ نوں پیش مسائل

ان تعلیمات کے ساتھ کیا غلط ہے؟ یہاں بہت سے سنجیدہ مسائل ہیں، وہ سب انجیل کے دل پر ٹھوکرا گاتے ہیں۔

پہلا اور سب سے زیادہ واضح، پتسمہ کے وسیلہ مسیح کے ساتھ ”حقیقی“ اور ”تجرباتی“ اتحاد کے ذریعے نجات ہے جو کہ نجات کا راستہ نہیں ہے جسے کام سکھاتا ہے۔ یہ کوئی اور انجیل ہے۔ قیامت اور کفارے میں گافن (اور غلط طور پر گمراہ کرنے کے طور پر) ”ایماندارو“ کی بات کرتا ہے، لیکن بمشکل ایمان کی بات کرتا ہے۔ یہ بتا رہا ہے کہ اُس کے نظام میں، ”ایمان“ باطنی اقوال پر ایمان رکھنے کا معاملہ نہیں بلکہ یہ تجرباتی ”اتحاد“ ہے۔ اس کے فرق میں، اقتباسات غیر مبہم طور پر سکھاتے ہیں کہ نجات غیر آراستہ ایمان کے اوزار کے وسیلہ سے ہے۔ ایمان کا مطلب یہ یقین کرنا ہے کہ نجات کی انجیل محض مسیح کی تابلیتیوں کی بدولت ہے جو کہ سچ ہے۔

ویسٹ منسٹر کنفیویشن آف فیتھ درست طور پر ایمان کو ”یقین کرنے کا عمل“ کہتی ہے اور تصدیق کرتی ہے کہ ”پچانے والے ایمان کے بنیادی اعمال قبول کرنا، حاصل کرنا، اور مسیح پر واجب ٹھہرائے جانے، پاک ٹھہرائے جانے اور زبدي زندگی کے لیے انحصار کرنا کے وسیلہ سے ہے، جو فضل کے عہد کا وصف ہے۔“ ایمان یسوع مسیح کی مکمل تابلیت کے لیے انسانی کوشش سے مکمل طور پر دور ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ ایمان بذات کو د خدا کا تحفہ ہے، اور یہ اعمال سے نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس اپنے ایمان کی شیخی مارنے کے لیے کوئی وجہ نہیں جو ہمارے پتسمہ سے بہت کم ہے۔ پتسمہ مسیح کے ساتھ ہمارے تعلق کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور یہ نہ ہی ایسا اوزار ہے جس کے وسیلہ ہم اُس کے ساتھ جڑتے ہیں، نہ ہی ہمارا اپنا تعلق ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے ہی سے غور کر چکے ہیں، گافن اور شیفر ڈپتسمہ پر قیاس کرتے ہوئے ایک جیسی الہیاتی سطح پر ہے جو موت سے زندگی کے لیے ”تبدیلی کا نقطہ“ ہے۔ نجات کے طریقہ کار کے لیے اُن کی تعلیم اپنے مقام کو فیڈرل وژن تھیا لوجی میں بھی تلاش کرتی ہے۔ فیڈرل وژنٹ سٹیوولکنز پتسمہ کے لیے کہتا ہے: یہ شادی کی طرح ہے۔ یہاں تبدیلی ہوتی ہے جو رسمی طور پر واقع ہوتی ہے۔ ایک واحد شخص ایک شادی شدہ انسان بن جاتا ہے۔ وہ ایک نئے شخص میں تبدیل ہو جاتا ہے، نئی برکات اور استحقاق اور اُن ذمہ داریوں کے ساتھ جنہیں وہ پہلے نہیں رکھتا تھا۔

گافن 51۔ یہاں وہ افسیوں 2 کی ابتدائی آیات کے لیے مفصل حوالے دیتا ہے۔ ویسٹ منسٹر کنفیویشن آف فیتھ باب 11 پیرا گراف 1۔

ڈبلیوسی ایف باب 14، پیرا گراف 2۔

ایسا ہی پتسمہ کے وقت رونما ہوتا۔ وہ ایک جو پتسمہ حاصل کرتا ہے وہ تاریکی کی بادشاہی سے نکل کونور کی بادشاہی میں تبدیل ہو جاتا ہے، آدم سے مسیح میں تبدیل ہو جاتا ہے، اور اُسے نئے استحقاق، برکات اور ذمہ داریاں دی جاتی ہیں جنہیں وہ پہلے نہیں رکھتا۔

گافن کی تعلیم بھی رومن کیتھولک کلیسیا کے قانون کے ساتھ خوفناک حد تک مطابقت رکھتی ہے۔ روم بھی یہیں سکھاتا ہے کہ پتسمہ کے وسیلہ مسیح کے ساتھ اتحاد نجات کا راستہ ہے، کفارے کا ذریعہ ہے، اور یہ اُس کی مزمت کرتا ہے جو اس کے علاوہ سکھاتے ہیں۔ روم سکھاتا ہے کہ پتسمہ کے نشانات موت سے زندگی کے تغیر کے ہیں، اور یہ پتسمہ مسیح کے ساتھ اتحاد پر اثر انداز ہوتا ہے، ”انسان کی کدا کے ساتھ مستقل شراکت“۔ روم سکھاتا ہے کہ واجبیت ”مسیح کے فرمان کے مطابق موثر نہیں ہو سکتا ماسوائے نئے سرے سے پیدا ہونے کے چشمے کے، یہ کہ، پانی سے پتسمہ حاصل کرنے سے۔ کچھ کہتے ہیں کہ پتسمہ پاکیزگی عطا کرتا ہے، اور واجبیت اور پاکیزگی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا۔ ویٹیکن اُن کی مزمت کرتے ہیں جو ایسے امتیاز کو سکھاتے ہیں۔ روم سکھاتا ہے کہ پتسمہ کے وقت ”پہلی واجبیت“ کے ساتھ ساتھ ”دوسری واجبیت“ جو آخری عدالت پر ہوتی ہے جس میں ایماندار آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کا

دعویٰ کرتے ہیں اُن کی بنیاد اُن کے اور مسیح کے کاموں پر ہوتی ہے۔ روم یہ بھی سکھاتا ہے کہ لے پا مک ہونا پتسمہ کے وسیلہ مسیح میں اتحاد ہونے کے سبب ہوتا ہے۔

دوسرے، گافن مسیح کا خدا کے پچانے والے اعمال کو حاصل کرنے والا بنانا ہے جسے صرف گناہگاروں کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس شریان میں مسیح کی ”حالتِ جمود“ اور ایمانداروں کے ساتھ اُس کا ”استحکام“ ہے۔ لیکن مسیح کفارہ دینے والے کو چھڑائے جانے کی ضرورت نہ تھی۔ ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لیے اُس کے اپنے کفارہ کی ضرورت نہیں تھی۔ فضل بخشنے والا، خدا فضل کے حتمی عمل کے ساتھ بدن میں آرہا ہے، جسے ”قہر سے فضل“ میں تبدیل ہونے کی ضرورت نہیں۔“

”موزوں چارکی بات کرتا ہے“، مسیحی تجدید، 28 اپریل 2003

”کیتھو مک انسائیکلو پیڈیا میں“ پتسمہ (نیو یارک: رابرٹ ہیملٹن، 1907، 2003 آن لائن ایڈیشن www.newadvent.org/cathen/ لڈوگ اوٹ، کیتھو مک قانون کے اصول (روکفورڈ، ایسن: ٹین بلس اینڈ پبلشر، 1974) 356۔

کیتھو مک قانون کی اساس، 251۔

”کیتھو مک انسائیکلو پیڈیا میں“ واجیت

کیتھو مک قانون کی بنیاد، 251، 264۔

کیتھو مک انسائیکلو پیڈیا میں ”ما فوق افطرت لے پا مک ہونا“

گافن 65۔

بائبل کفارہ (یونانی اپالی ٹراس) رہائی کی ادائیگی کی بات کرتی ہے۔ بے گناہ مسیح کو اپنی خاطر کفارے کے لیے ادائیگی کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ افسیوں 7:1 میں پولس رسول لکھتا ہے کہ یہ مسیح میں ایماندار ہیں جو اُس کے خون کے وسیلہ کفارے، گناہوں کی معافی کو اُس کے فضل کی بہتات کے مطابق رکھتے ہیں۔ رومیوں 3:24-25 میں ہم پڑھتے ہیں کہ ”اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راستہ اُٹھرائے۔ اُسے خدا نے اُسکے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو۔“ بائبل مخلصی کڑے طور پر مسیح کے خون کے وسیلہ خدا کے قہر کے بچنے کے لیے گناہوں کی معافی کے ساتھ منسلک ہے۔ اس کا خود مسیح کے ساتھ قیاس کردہ مخلصی کیساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اسی طرح، مسیح جو راستہ باز ہے اُسے گناہگاروں کے طور پر واجب ٹھہرائے جانے کی ضرورت نہیں جیسا وہ کرتے ہیں۔ یسوع کے راستہ باز ہونے کا اعلان ہو چکا تھا، اس لیے نہیں کہ کسی اور کی راستہ بازی اُس کے ساتھ منسوب کر دی گئی تھی، بلکہ اس لیے کیونکہ وہی ایسا انسان تھا جو اپنی راستہ بازی کا مالک تھا۔ اُس کی بے گناہ زندگی، کامل کفارہ، اور مردوں میں سے جی اُٹھنا اس حقیقت کو بیان کرتے ہیں۔ گافن، اس کے مخالف ہے۔ واجب ٹھہرائے جانے کے لیے اُس کی تعلیم کی بنیاد وسیع طور پر 1 تمتمتھیس 3:16 کی غلط تشریح پر ہے، جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ مسیح ”روح میں راستہ باز“ ٹھہرا۔ مخالف شرع کار، کلام کا کلام کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ لفظ ”واجب ٹھہرائے جانے“ کا استعمال (ڈیکویو؟ اعلان کردہ راستہ بازی) اس سے مختلف ہے جب اسے خدا کے بے گناہ بیٹے کے پرلا کو کیا جاتا ہے اُس کی نسبت جب اسے گناہگار انسان کے پرلا کو کیا جاتا ہے۔ اس کی حمایت میں وہ بہت سے اقتباسات کا حوالہ پیش کرتے ہیں جو انسان اور مسیح کے کام کے متعلق بائبل کے تعلیمی نظام کو ترتیب دیتے ہیں۔ اس اقتباسات میں متی 3:16 (جہاں روح مسیح کی الوہیت کی پرکھ کرتا ہے)، رومیوں 4:1 (جہاں روح کے مطابق قدرت کے ساتھ خدا کے بیٹے کا اعلان کیا گیا) اور بہت سے دیگر اقتباسات شامل ہیں، بہت سے

یسعیاہ میں ہیں، جہاں مسیح کو پاک ہونے کے وعدہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، وہ ایک جسے جنات بھی پہچانتے تھے (مرقس 1:24، لوقا 4:34)۔ لیکن اسرائیل کی قوم نے انکار کیا (اعمال 3:14)۔

کیونکہ یسوع مسیح اسرائیل کا مقدس ہے، اُسے واجب ٹھہرائے جانے یا اس کے بعد پاک صاف کیے جانے کی ضرورت نہیں تھی جیسے گناہگار کو ہوتی ہے۔ یسوع یوحنا، 19:17 میں کہتا ہے، ”اُن کی خاطر میں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں، تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ مقدس کیے جائیں۔“ لیکن 17 آیت کے اس سیاق و اسباق میں: ”ایمان کے وسیلہ مقدس کیا جانا ہے۔ آپ کا کلام سائی ہے۔“ یہ خدا کے بیٹے کے جلالی ہونے کے سیاق و اسباق میں بھی ہے (1-2 آیات)۔ جیسے خداوند کہتا ہے کہ حزقی ایل نبی کے وسیلہ، ”میں اپنے بزرگ نام کی جو قوموں کے درمیان ناپاک کیا گیا جس کو تم نے اُن کے درمیان ناپاک کیا تقدیس کرونگا تب وہ تو میں جائیں گی کہ میں ہی خداوند ہوں، خداوند فرماتا ہے“ (23:36)۔ خدا کے بیٹے کا مقدس ہونا گناہگاروں کے مقدس ہونے کی مانند نہیں ہے۔ اسی لیے گناہگار مسیح کے ساتھ اُس کی تقدیس میں اتحاد کے وسیلہ مقدس نہیں بن سکتے۔ اسی طرح، خدا کے اکلوتے بیٹے کو لے پاک ہونے کی ضرورت نہیں تھی، یہ صرف اُن کو تھی جو خدا کے گھرانے سے بیگانہ ہیں اُنہیں لے پاک ہونے کی ضرورت تھی۔ لے پاک ہونے کے فائدے، فضل کے عداقی تحت تک رسائی، خدا باپ کا رحم، حفاظت، مہیا کرنا، درنگی، کفارہ کے دن کے لیے روح القدس کا مہر کرنا، یہ سب خدا کے تحفے ہیں جس کی گناہگاروں کو ضرورت ہے، نہ کہ اُس اکلوتے بیٹے کو۔

نجات کے لیے گافن کی تعلیم پہلے مسیحی کی نسبت یسوع کو تھوڑا اور کم کرتی ہے۔ رومیوں 1:6-11 کی تفصیل میں، گافن نہ صرف شیفرڈ کی پتسمہ کے وسیلہ مسیح کے ساتھ ”تجرباتی“ تعلیم کی آواز نہیں بنتا، بلکہ وہ مسیح کی شخصیت کی ناقص ذہنی گمان کو بھی بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ رومیوں 6:10 کا ”واضح الجھاؤ“ (”کیونکہ مسیح جو مومنا گناہ کے اعتبار سے ایک بار مومنا“)

کیا یہ اُس کے جی اٹھنے کے بعد ہے (دیکھیے 9 آیت) مسیح گناہ کے لیے زندہ تھا۔ یہ آیت بیان کرتے ہوئے اس کی تصدیق کرتی ہے کہ موت (جو گناہ کو بیان کردہ ہے، دیکھیے 23 آیت) یہ مزید اُس پر حکمرانی نہیں کرتی۔ یہ اسی طرح دس آیت سے واضح ہے کہ اُس کی خدا کے لئے موجودہ زندگی (قیامت کے بعد) گناہ کے لیے اُس کی پہلی زندگی کے فرق میں امتیازی کردار رکھتی ہے۔ مزید، اُس کی قیامت کا یہ پہلو، یہ کہ، گناہ کے لیے اُس کا مرنا اور مسیح کے لیے اُس کا زندہ رہنا ایمانداروں کو گناہ میں اُن کے مرنے اور خدا کے لیے اُن کے زندہ رہنے میں ایمانداروں کے تجربہ کے لیے نمونہ مہیا کرتا ہے۔ یہ کہنے کے لیے ایک ناقابل بیان چیز ہے کہ مسیح کبھی ”گناہ کے لیے زندہ“ تھا، کہ وہ ”گناہ کے لیے پہلی زندگی رکھتا“ تھا، یا یہاں ایسا وقت تھا، جیسے گافن اس مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جب گناہ ”نے اُس پر حکمرانی کی“۔ یہ چیزیں اُن کی گفتگو کے بعد گناہگاروں کے لیے سچ ہیں، لیکن مسیح کے لیے کبھی سچ نہ تھیں۔ درحقیقت، کلام خود ایمانداروں کے گناہ کے لیے اُن کے زندہ رہنے کے طور پر کبھی بات نہیں کرتا ہے۔ ایماندار زندہ رہتے ہیں۔ ”وہ بے جا مداخلت اور گناہوں میں مردہ“ ہوتے ہیں (افسیوں 1:2 اور 5)۔

شیفرڈ، فضل کا بلا وہ، 101۔

گافن، 125۔ اصل پر زور۔

تیسرے، یقینی لیکن کم نہیں، گافن کا نجات کا طریقہ کار کفارے کو بنانا ہے جس کا انحصار مسیح کی کامل راستبازی کی بجائے کسی اور چیز پر ہے، ایک ایسی اجنبی راستبازی پر جسے اُن سے منسوب کیا جاتا ہے اُن میں انڈیا نہیں جانا جو انجیل پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کی بجائے، گافن مسیح کے ساتھ، وجودگی، اور تجرباتی اتحاد کو ”مستحکم حقیقت“ کے ساتھ متبادل بناتا ہے، جو مسیح اور گناہگاروں کو جذب کرنے والا ہے۔

ہماری نجات ایک قانونی معاملہ ہے، لیکن ویسا نہیں، جیسے گافن سکھاتا ہے۔ اس کی بجائے ہماری نجات عالمگیر مناسبت کے جرائی معاملہ کے متعلق ہے۔ بنی نوع انسان خدا کی عدالت کے سامنے قصور وار ٹھہرا گیا ہے، اور وہ لبدی موت کی سزا کے حکم نیچے ہے۔ لیکن خدا کے اکلوتے بیٹے نے بے گناہی کو قائم کرنے کے طور پر گناہگاروں کے لیے موت کی سزا کی ادائیگی کر دی۔ پوس رسول کی تعلیمی تشریح، جو رومیوں 5 سے شروع ہوتی ہوئی 6 باب تک جاری رہتی ہے، وہ یہ نہیں کہ ایماندار ”وجودی“ یا ”تجرباتی“ طور پر مسیح کے ساتھ متحد ہیں، بلکہ قانونی طور پر ہیں۔ جیسے جان۔ ڈبلیو رومز لکھتا ہے، ایماندار قانونی طور پر مسیح کے ساتھ متحد ہیں، کیونکہ یسوع مسیح اپنے لوگوں کے لیے متبادل اور قانونی نمائندہ کار ہے۔۔۔ جو یسوع نے اپنی زندگی میں کیا، اُس کی موت، اور جی اٹھنا ایمانداروں کے ساتھ منسوب ہوتا ہے، اگر وہ ایسا کر چکے ہیں، اور اُن کے گناہ اُس کے ساتھ منسوب ہوتے ہیں اگر وہ اُن کے لیے ایسا کر چکا ہے۔ ایماندار مسیح کے ساتھ ”وجودی طور پر“ یا ”تجرباتی طور پر“ نہیں مرتے، بلکہ قانونی طور پر مرتے ہیں۔ وہ مسیح کی کامل راستبازی کو ”انسان کے اندر ہوتی ہے“ اُس کے مالک نہیں ہوتے۔ مسیح کی راستبازی کو منسوب کیا جاتا ہے، انڈیا نہیں جاتا۔ اُس کا عمل اور راستبازی قانونی ہیں، تجرباتی نہیں۔ اُن کے گناہ قانونی ہیں، تجرباتی نہیں۔ مسیح کا دکھ برداشت کرنا اور موت ایمانداروں کے ساتھ منسوب کیے جاتے ہیں، ہم اپنے گناہوں کے لیے موت کی سزا سے آزاد ہوتے ہیں۔ یہ مسیح کے ساتھ ”وجودی“ اور تجرباتی“ کو تبدیل کرنے کے ساتھ ہوتا ہے اُن بائبل تعلیمات کے ساتھ جسے عقلی اور قانونی اتحاد کہا جاتا ہے، گافن مکمل طور پر غیر بائبل مواد کو ایجاد کر چکا ہے۔ افسوس کے ساتھ، وہ اپنے مستقبل کے پاسروں کو کم از کم تین دیہائیوں سے اس خلاف شرع لغویات میں تربیت کر چکا ہے۔

جان ڈبلیو۔ رومز، ”مسیح میں“، تھیلٹی نظریاتی، ستمبر 2004،

www.trinityfoundation.org/PDF/235-InChrist.pdf.

گافن دے ”نویں ظاہری تناسب“ دے زیر اثر کوتاہیاں۔

کوئی ایک غلط آغاز کے بغیر ایسے خلاف شرع نظریات پر نہیں پہنچ سکتا۔ رچرڈ گافن کی تعلیمات کے نیچے کوئی سی غلطیاں پائی جاتی ہیں؟ کوئی چیز اُسے نجات کی راہ کے لیے دوبارہ سے بیان کردہ غیر بائبل اور کلام کی اصطلاحات کی طرف راہنمائی کرتی ہے؟ قیامت اور کفارے کا پہلے حصے کا موضوع ”میتھو ڈولو جیکل کنسڈریشن“ ہے، اور یہ بنیادی طور پر گافن کی کلام تک رسائی کے ساتھ برتاو کرتا ہے۔ یہاں ہم تین نیچے دئے گئے مسائل کو پائیں گے جو بقیہ کتاب کے ذریعہ گافن کے کلام کے ساتھ برتاو کرنے میں رنگ بھرے گا۔

پہلی حقیقت گافن کی ”بائبل الہیات“ (جو درحقیقت پوسٹ ماڈرن کاموزوں الہیاتی نظم و ضبط کے ساتھ اسے بناوٹی بناتا ہے) کو با اصول الہیات پر فوقیت کو منسوب کرنے کے لیے پابندی یا عہد کرتا ہے۔ بائبل الہیات کی تحریک، کورینفارڈ کے گرد و پیش میں تاریخی کفارہ کی تحریک کے طور پر بھی جانا جاتا تھا، جس میں بہت سے اوپنی سی اور ویسٹ منسٹر سیمز کے ساتھ چپکے ہوئے تھے، اور یہاں تک قدامت پسندوں کے ساتھ۔

بائبل کی الہیات کا شرعی نظم و ضبط بائبل کو اس کے آنے کے طور پر، کتاب بہ کتاب، باب بہ باب، آیت بہ آیت کے طور پر لیتی ہے۔ بائبل الہیات کے مطالعہ کا نتیجہ بائبل کی ہر ایک کتاب کو سمجھنے کے ساتھ ہوتا ہے جس میں اس الہیات اور انسانی ترتیب، ادبی قسم (تاریخ، شاعری، وغیرہ) علامات کا استعمال، آوٹ لائن، اہم پیغامات، دیگر شرعی کتابوں کے ساتھ تعلق، اور مزید اس طرح کی چیزیں شامل ہیں۔ با اصول الہیات کا شرعی نظم و ضبط بائبل کے نمونے پر دکھائی دیتا ہے، جو اکٹھا کرنے اور منظم کرنے کیساتھ ہے، نہ کہ وہی مزاج کے ساتھ، لیکن تشریح کرنے کے پختہ اصولوں کے مطابق، تمام اقتباسات خاص سوال

کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں۔ سارا کلام خدا کی فطرت کے بارے کیا کہتا ہے؟ سارا کلام خود کلام کی فطرت کے بارے کیا کہتا ہے؟ سارا کلام نجات کی راہ کے بارے کیا کہتا ہے۔ سارا کلام عہدوں کے بارے کیا کہتا ہے؟ کیسے یہ تعلیمات بتدریج عیاں ہوئیں؟ با اصول الہیات، جس کی شرعی طور پر مدعاوات ہوئی، یہ کلام پر کوئی نظام لا کر کرنے کے لیے مجبور نہیں کرتی بلکہ تعلیم کے مظاہر کو سمجھنے اور جوڑنے کی تلاش کرتی ہے جس کا کلام پہلے سے ہی حاصل ہے۔

 بائبل الہیاتی تحریک کے گڑھوں پر اضافی بحث کے لیے مسیحیت اور نیو لبرل ازم کے باب نمبر آٹھ کو دیکھیے۔

دونوں بائبل الہیات اور با اصول الہیات کلام کی مناسب رسائی کا تقاضا کرتی ہیں۔ یہ اچھے بہت سی حقیقتوں کی پہچان کراتی ہے جو کلام ہمیں اپنے بارے بتاتا ہے:

”خدا روح القدس کتاب کے ہر لفظ کا مصنف ہے، اور اُس نے بغیر کسی غلطی کے اپنے اوزاروں کے طور پر انسانی مصنفین استعمال کیا۔“

”بائبل، الہی کتاب کے طور پر، اسی لیے غلطیوں سے پاک اور باطنی طور پر ابتداء سے آخر تک با اصول ہے۔“

”بائبل صرف الہی کتاب کے طور پر، اسی لیے اپنی غلطیوں سے مبرا تشریح کردہ ہے۔“

انسانوں کی روایات اور الفاظ ایسے نہیں ہیں۔

”خدا کا کلام قابل فہم ہے۔ خدا نے بنی نوع انسان کے ساتھ وسیع پیمانے پر سچائی کے ساتھ روابط رکھنے کا ارادہ کیا، اور اپنے کلام اور روح القدس کے وسیلہ کلام کو بیان کرنے سے اپنی کلیسیا کو تعلیم دی۔“

”خدا نے ملتے جلتے یا بلواسطہ انداز کے ساتھ روابط نہیں رکھتا۔ وہ اپنے ذاتی خیالات کے ساتھ براہ راست روابط رکھتا ہے۔ انسان خدا کے خیالات کی ایسی براہ راست بات چیت کو سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے۔“

کلام تک رسائی جو ان حقیقتوں کی پہچان کرتی ہے خدا کی اطاعت کا تقاضا کرتی ہے، کتاب کی اطاعت کے انداز کے ساتھ۔

اس کے فرق میں، جدید بائبل الہیاتی تحریک بائبل کو ”جیسے یہ آتی ہے“ کے طور پر نہیں لیتی، نہ ہی یہ ان پانچ اصولوں کے ساتھ وفاداری کے ساتھ چمکی رہتی ہے۔ نتیجے کے طور پر، یہ کلام سے ایک نقلی نظام کو بناتی ہے، دراصل بہت سے نظاموں کو۔ بائبل الہیاتی تحریک کے خطرناک اصولوں میں سے ایک ہے یہ ہے

کہ اس کا مرکز نگاہ ”صیغہ جمع میں الہیاتوں“ کا مطالعہ، ”موسیٰ کی الہیات“، ”داؤد کی الہیات“، ”سعیاہ، متی، پولس، یعقوب اور مزید اس طرح کی الہیات کا مطالعہ شامل ہے۔ تاہم، ہم چرچ ڈگلفن، این۔ ٹی۔ رائٹ، اور فیڈرل وزیر کی تحریروں، ”پولس کی الہیات“ کے مطالعوں کو بقیہ کلام میں رکھتے ہیں۔ یہ [سچائی] کے پوسٹ ماڈرن تصور کا مذہبی تعلیمی عکس ہے جسے ”تاریخی تشریحی کمیونٹی“ کے ساتھ انفرادی طور پر کام کرنے کی پیداوار کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ یہ سراسر فطرتی طور پر جھوٹے نظریے کی طرف راہنمائی کرتی ہے کہ پولس کی ”سچائی“ یعقوب، یامتی یا یوحنا یا یہاں تک یسوع سے مختلف ہو سکتی ہے۔

جدید بائبل الہیاتی تحریک کا ساتھی خطرہ یہ ہے کہ یہ سارے کلام کی روح القدس کی بنیادی اور کشادہ مصنفانہ ہونے کی تعلیم کو خارج کرتی ہے۔ اگرچہ تحریک کے محرک اس سے انکاری ہیں، کلام کے ساتھ اُن کا ہر تاوا ہمیشہ یہ بیان کرتا ہے کہ الہی کی بجائے انسانی مصنفانہ پن اُن کی بنیادی توجہ بن چکی ہے اور اور بائبل مصنفین کا بنیادی نظریہ جو اُن میں ”تاریخی تشریحی کمیونٹی“ کے طور پر ”کام کر رہا ہے۔“

گالفن نے 2005 میں امرن ایونیو پاسرز کانفرنس پر لیکچر میں ان دونوں خطرات کو عیاں کیا۔

مجھے یہ کہتے ہوئے آغاز کرنے دیجیے کہ بائبل الہیات کے وسیلہ جو میرے ذہن میں ہے وہ بائبل کے ہر مصنف کے مختلف طریقوں سے حصہ ڈالنے کی طرف

توجہ مرکوز کرنا ہے، اُس کے فوری تاریخی حالات و واقعات کی طرف توجہ دلانا، اور اُن کی تحریروں میں موقع کی مناسبت سے کردار کو لیتے ہوئے اُنہیں شامل کرنا، خاص طور پر پولس کے معاملہ میں ایسا کرنا ضروری ہے۔ اور میں یہاں لفظ ”کبھی کبھی“ کو اس سمجھ میں استعمال کر رہا ہوں تاکہ بہت سارے اگر سب کے سب نہ ہوں اس سے آگاہ ہوں، یہ کہ، یہ تحریریں خاص گروہوں یا خاص حالات میں افراد سے مخاطب ہیں جن کا تعلق فکروں یا مسائل کے ساتھ ہے۔ یہ گافن کی سوچ کا عکس ہے جب وہ اپنے بیان کردہ طریقہ کار میں اس حصے کے ساتھ قیامت اور کفارے کو کھول کر بیان کرتا ہے:

پولس کے ماہر اہیات کے طور پر اپروچ کا مطلب ہے کوئی انسائیکلو پیڈک (یہ کہ، کشادہ ساخت یا امتیازات کا سیٹ ایسی اجازت دے کہ وہ ایسی صورت حال پیدا کرے جس میں اُس کی تعلیم کے خطوط میں پائے جانے والے اصول اُن بہت سے سیاق و سباق کے ساتھ مطابقت نہ رکھتے ہوں جن میں بعد ازاں نے اُس کی تعلیمات کے بہت بہت سخت محنت کی ہو) نہ ہو۔

اس بیان کو کھولتے ہوئے کلام کی تحریک اور تعلیم کے نظام کا مہذب دار نظر یہ آشکارہ ہوتا ہے جو اسے ترتیب دیتا ہے۔ گافن اس باپ پر زور دیتا ہے کہ

رجرڈی۔ گافن ”پولس کا ظاہری تناسب“ رسول اور اس کی اہیات، ”امرن ایونیو پاسٹرز کانفرنس، سیشن 2، 3 جنوری 2005۔ ویڈیو لیکچر سے نقل کردہ۔ شامل کردہ تاکید۔ گافن، قیامت اور کفارہ، 26، شامل کردہ تاکید۔

پولس کے وسیلہ ہمیں دی جانے والی تعلیمات قابل رسائی نہیں ہیں، پہلے اور نمایاں طور پر، جیسے کہ تعلیم کے افضل نظام اور مضبوط کامل حصوں کی طور پر، جنہیں ایک الہی مصنف کے وسیلہ سارے کلام کے ساتھ کشادہ اور ترکیب (”انسائیکلو پیڈک“) کے طور پر آشکارہ کیا گیا۔ اس کی بجائے، گافن کے نظر یہ ہیں، ہم پولس کی تحریروں پر فرق طور پر رسائی پاتے ہیں۔ ”انسائیکلو پیڈک“ سوچ بچار پولس اور اُس کی تشریح کردوں کے مابین لگانا ”خرابی ڈالنے کی اجازت نہیں دیتا۔ پولس کے خطوط میں تسلسل اور بقیہ کلام میں تسلسل کا پایا جانا پولس کی تحریروں اور بعد میں آنے والی کلیسیائی تشریح کے درمیان تسلسل کی نسبت کم اہمیت کا حامل ہے۔ گافن کے نظر یہ ہیں، بائبل کی تعلیم کلیسیا کی بعد میں آنے والی تاریخ میں قائم رہنا جاری رہتی ہے اس کہ وجہ اس کا ”تسلسل“ ہے۔ اور اس لیے ہم شیفرڈ اور گافن کے مقصد ”اہیات میں ترقی“ کی بنیاد کو رکھتے ہیں۔ یہ پوری طرح سے پوسٹ ماڈرن ہے۔ لیکن یہاں اس سے بڑھ کر ہے۔

گافن کی اہیات کی اثر ڈالنے والی دوسری اور تیسری حقیقتیں آپس میں تعلق پیدا کرنے والی ہیں: کلام کے قابل فہم ہونے سے اُس کا انکار، اور اس اصول کو رد کرنا کہ کلام اپنا خود تشریح کار ہے شامل ہیں۔

یہ حقیقتیں بائبل اہیات کی تحریک کے تیسرے خطرے سے پیدا ہوتی ہیں جن میں گافن راہنما ہے۔ یہ تحریکوں کا اصرار ہے جس میں مکالمہ و واقعات پر نہ کہ کسی اصول پر انحصار کرنا ہے۔ گافن اور دوسروں کے لیے، کلام کہانہوں یا تذکروں پر منحصر ہے، نہ کہ کسی سسٹمک تعلیم پر۔ یہ بہت زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ بائبل اہیات کی تحریک کے محرک یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ”تشریحی“ اور کفارہ کے واقعات میں شامل ہونے کا حق رکھتے ہیں، جیسے وہ (دعویٰ کرتے ہیں) نئے عہد نامے کے مصنفین نے اُن کی ”تشریح“ کی۔ گافن، گرین ہارڈس وز کا حوالہ پیش کرتے ہوئے، کہتا ہے کہ ”پولس مسیحیت کے مواد پر کام کرنے والا سب سے بڑا ذہن قدامت پسند ذہن رکھنے والا تھا“۔ مسیحی مواد کیا ہے؟ گافن، وز، اور اس مکتبہ فکر کے دوسرے لوگوں کے لیے، یہ مواد واقعات ہیں۔ اور گافن کے مطابق، کیسے ہم ان واقعات کو بیان کرتے ہیں؟ وہ ایسا کہتا ہے:

شرع دار، ہر تہذیب اور عارضی اختلاف، اس اصول کا قائم رہنا، بالکل اُسی حالت میں جیسے نئے عہد نامے کے مصنفین، جو اسی لیے پولس کے ساتھ (اور دوسرے خطوط تحریر کرنیوالوں کے ساتھ) شامل ہیں وہ سب مشترکہ کارِ عظیم کو رکھتے ہیں۔

گافن، 23۔

گافن، 19۔

اس بیان کو وسعت دیتے ہوئے، گافن امتیازی شاریات کے ساتھ تشریح کو استعمال کرتا ہے:

کفارہ کے واقعات کسی کام کو تکمیل دیتے ہیں، نئے عہد نامے کی تصدیق و تشریح اس کی پہلی نسب ہے اور بعد میں آنے والی کلیسیا کی تشریح اس کا دوسرا اخذ کردہ ہے۔ پہلے سے لیکر، بے خطا زبانی مکاشفہ (کلام) جسے خدا بنیادی مصنف کے طور پر رکھتا ہے، اُس کی بنیاد بعد میں ہوتی ہے۔ لیکن دونوں، اخذ کرنے کے طور پر، مشترکہ تشریحی حوالہ جات رکھتے ہیں، بلاشبہ، ایسا کہا گیا ہوں کہ۔۔۔ ایف؟ ایف؟ کے بالاتر جانا ہے اُس کی تلاش کرتے ہوئے جو بعد میں اس خاکے کو زیادہ صاف بنا دیتا ہے۔

ان بیانات کو انشاں کرتے ہوئے، ہم گافن کو ایسا کہتے ہوئے پاتے ہیں کہ ”میجیت کا نقطہ آغاز“ (مواد) ”کفارہ کے واقعات“ پر منحصر ہے۔ پولس، پطرس، یعقوب کی تحریریں جو نئے عہد نامے میں ہیں یہ اُن واقعات کی ”پہلی اخذ کردہ“ تشریحات ہیں، یہ مکاشفاتی واقعات نہیں ہیں، بلکہ اُن کی ”تشریحات“ ہیں۔ تبصرے، مشاورت، عقائد اور کلیسیا کے اعترافات جو موجودہ دور کے پوسٹ اپاسٹلک ہیں یہ ”دوسرے اخذ کردہ“ ہیں، ایسی تشریحات جن کی بنیاد بھی ”کفارہ کے واقعات“ پر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نئے عہد نامے کے مصنفین کی ”تشریحات“ پر ہیں۔ گافن تاہم خداوند سے آنے والے مستند کلام کو تبدیل کرتا ہے اُن سب ”تشریحات“ کے ساتھ جسے وہ پیش کرتا ہے۔ یہ سب تاریخی کفارہ کے واقعات کے لیے مشترکہ حوالہ جات رکھتے ہیں، جسے وہ حقیقی ”مکاشفہ“ کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ یہ اُن واقعات کی ”تشریح“ کے ساتھ شرع ہوتے ہیں جو پولس اور نئے عہد نامے کے دیگر مصنفین کی جانب سے تھے، اور یہ موجودہ دور کی کلیسیا کی تشریحات کی طور پر جاری رہتے ہیں۔ گافن کے مطابق، آج کی کلیسیا کے لوگ، پولس اور کلام کے دوسرے مصنفین کے ساتھ ”مشترکہ تشریحی کارِ عظیم میں مبتلا ہیں۔

گافن، 24۔

گافن، 25۔ اصل میں ایلک۔

رچرڈ ایل۔ پرت، اور لینڈ، فلورڈا کی ریفرانڈ الہیاتی سیمینری میں پُرانے عہد نامے کے ڈیپارٹمنٹ کا چیرمین اور سابقہ ویسٹ منسٹر کا طالب علم، یہ خیال اُس کی کہانی کا ہے کہ، اُس نے ہمیں کہانیاں دیں (فلپس برگ، نیوجرسی: پی اینڈ آر پبلشنگ، 1993)۔ پریٹ پُرانے عہد نامے کو کہانیوں کے وسیع طور پر انبار کے طور پر دیکھتا ہے اور اُسے آگے بڑھاتا ہے جسے وہ بائبل کی تشریح کا ”بااختیار بات چیت کا ماڈل“ کہتا ہے جو اُس سے کم ہے ”جیسے کہ ایک لچکر جس میں ہم سادہ طرح عبارت کو سنتے ہیں اور زیادہ تر کلاس روم کے مباحثے کی مانند جہاں دونوں ہم اور کلام آخری نتیجے کے لیے اپنا اپنا حصہ ڈالتے ہیں“ (23)، خاص تاکید)۔ ورن ایس۔ پوئے تھرس اور جان ایف۔ فریم بھی اس پروج کی اپنی بائبل کی تشریح کے ظاہری تناسب ”میں کونج پیدا کرتے ہیں، جسے ہم تفصیل کے ساتھ آٹھ باب میں بات چیت کریں گے۔

گافن، 28۔

نیو آرتھوڈکس ماہر الہیات کی جانب سے استعمال کیا جانے والا جملہ جو اس خیال کے لیے تھا وہ مٹرام لین (صورت حال یا زندگی کی ترتیب) کے لیے تھا۔ گافن اس فقرے سے پرہیز کرتا ہے لیکن، اس خیال کے لیے اسے بنیادی بنانا ہے۔

اس سوچ میں جس چیز کی بہت شدت سے کمی ہے وہ کلام کی زبانی، غیر محدود الہامی تعلیم کے لیے قابل اعتبار پابندی ہے۔ رچر ڈگن اس کے لیے ہونٹوں کی خدمت کو استعمال کرتا ہے، لیکن وہ عملی طور پر اس سے انکار ہے۔ اُس کے نظریہ میں، کلام ”تشریحی“ ہے۔ یہ اپنے اندر مکاشفہ نہیں ہے، بلکہ مکاشفہ سے ایک قدم پہلے منادیتا ہے۔

لیکن پولس رسول اور کلام کے دوسرے مصنفین واقعات کی ”تشریح“ کرنے والے نہیں تھے، وہ روح القدس کے لیے قلم کار تھے۔ جو پولس نے لکھا وہ ”مکاشفہ“ کی ”تشریح“ نہیں تھی جس کا انحصار ”کنارہ کے واقعات“ پر ہو۔ جو پولس اور کلام کے دوسرے مصنفین نے لکھا وہ مکاشفہ ہے (2 پطرس 1: 20-21، 2 تیمتھیس 3: 14-17)۔ گفن کی سوچ کی سمت اُسے پولس کی تحریروں کی تشریح میں پائی جانے والی مشکلات کے تصور کی طرف راہنمائی کرتی ہیں:

تشریح کے لیے حقیقی مشکل اس حقیقت میں پائی جاتی ہے کہ پولس کی تحریروں میں ہم قدامت پسند ذہن سوچنے والے کا سامنا کرتے ہیں، لیکن محض جیسے وہ اپنے آپ کو خاص حالات اور سوالات کی طرف ہدایت کرتا ہے، وہ محض اپنے آپ کو ”کبھی کبھار“ کے انداز میں بیان کرتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، گفن یہ دلیل پیش کر رہا ہے کہ پولس خود بائبل مکاشفہ کے ایک رنگ نظریہ کے لیے زیادہ پابند نہیں ہے۔ گفن کے لیے، پولس کی ”اہیات“ واقعی پولس سے منسوب کردہ حالات ”واقعات کی تشریح“ ہے۔ اس کی وجہ سے، گفن اصرار کرتا ہے کہ پولس اپنی ذاتی تحریروں کے سیاق و سباق کے ساتھ با اصول ہے، اور ”وہ اپنے آپ کی راہنمائی خاص حالات اور سوالات کی طرف کرتا ہے۔“ گفن جاری رکھتا ہے:

مختصر یہ کہ، پولس کو سمجھنے میں اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ ایک ماہر الہیات محتاط اور با اصول مفکر ہے، جس تک رسائی محض پاسٹرل خطوط کے ساتھ اور واعظوں کے ریکارڈ کے وسیلہ سے ہے۔ اُس کی تحریروں ظاہری طور پر تعلیمی صیغہ نہیں ہیں، بلکہ نہ ہی وہ غیر متعلقہ انواع پر مشتمل ہیں، اور نہ ہی تصورات کی غیر اصولی بڑھوتری پر مشتمل ہیں۔ وہ ایک خیال کے خاکے کا عکس پیش کرتی ہیں۔ پولس کے خطوط ہو سکتا ہے موزوں طریقے سے اُن کا موازنہ آئس برگ کے قابل دید حصے کے ساتھ کیا جائے۔ جو محض سطح کے اوپر ہے وہی ہے لیکن ایک چھوٹا ٹکڑا ڈوبا رہتا ہے۔ اس سارے جھوٹ کے چچی مقدار سطح کے نیچے پوشیدہ ہے۔ وہ نقش و نگار جنہیں پہلی نظر میں دیکھا جاسکتا ہے وہ بھی فریب کن ثابت ہوتے ہیں۔

بائبل کی تشریح میں گفن کی اپروچ، جب سے نئے عہد کی تحریروں کو ضبط قلم کیا گیا یہ محض ”مسیحی مواد“ کی ”تشریح“ ہیں، اور یہ خود مواد نہیں ہے، انسانی مصنفانہ پن اس کا بنیادی قیاس ہے۔ گفن اپنے مفروضے سے بمشکل طور پر اس کے فروغ پانے کے ساتھ اسے منسوب کرتا ہے کہ ہم پولس کی الہیات کا محض آئس برگ کی نوک کو رکھتے ہیں۔ بائبل کے صفحات ہمیں محض کام کرنے کی معلومات دیتے ہیں، اس کے علاوہ، گفن جاری رکھتا ہے، کہ پولس کی تحریروں ”ظاہری طور پر تعلیمی صیغہ نہیں ہیں“ (ایک حیران کن اور ناقابل سہارا دعویٰ) وہ کہتا ہے کہ اگرچہ وہ ایسا کرتے ہیں، کہ وہ ”خاکے“ کا عکس پیش کرتے ہیں، لیکن گفن کے مطابق، ہم اُس خاکے کا بہت کچھ رکھتے ہیں۔ آئس برگ کی نوک۔ اسی لیے، وہ دعویٰ سے کہتا ہے کہ، پولس کی تحریروں جنہیں ہم بائبل میں رکھتے ہیں ”وہ فریبی ثابت ہوتی“ ہیں۔

یہ عمیق طور پر الجھن پیدا کرنے والا دعویٰ ہے۔ یہاں انسانیت کے لیے خدا کے مقصد میں ایسا خیال نہیں پایا جاتا، کلام کے صفحات میں، محض جس چیز کو وہ ہمیں رکھنے کا ارادہ کرتا ہے، وہی ہوتا ہے نہ اُس سے بڑھ کر اور نہ اُس سے کم۔ ہم جانتے ہیں کہ یہاں اور زیادہ مواد ہے، کیونکہ کلام خود ہمیں ایسا بتاتا ہے (یوحنا 20: 30، 21: 25)۔ ”لیکن یہاں لکھا ہے“، روح القدس یوحنا کے وسیلہ کہتا ہے، ”کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اُس کے نام سے زندگی پاؤ۔“ (20: 31)۔

گافن، 28۔ غور کیجئے کہ کلام کی شفافیت پر ریفارمیشن کا زور گافن کے تشریحی طریقہ کار میں کوئی کردار ادا نہیں کرتا۔

خدا ہمیں وہ سب کچھ دے چکا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے، اور وہ ہمیں اپنے اوپر ایمان رکھنے کے لیے بلاتا ہے۔

اگر ہم رچرڈ گافن پر یقین کرتے ہیں، تو مسیحی پولس کے خطوط کو سمجھنے کے لیے خدا کی طرف سے پوری طرح لیس نہیں ہیں۔ رسول کی تحریروں کی واضح سمجھ کافی نہیں ہے، قابل فہم نہیں ہے، اور ”شاید دھوکہ دہی کو ثابت“ کرتی ہے کیونکہ ہم پولس کے خیال کی محض ”آئس برگ نوک“ کو رکھتے ہیں۔ پولس کی تحریریں ماہرانہ مدد کے بغیر ادراک سے بالاتر ہیں۔ اور ماہرین کون ہیں جو لیس نہ ہونے والے مسیحیوں کی راہنمائی کریں گے اُس تشریح کے ساتھ جسے آشکارہ کیا گیا ہے؟ کون پولس کی ”اہیات“ کو اُن کے لیے بیان کرے گا جسے اُن دیکھی آئس برگ کی نوک کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے، اُس پوشیدہ حصے کے ساتھ جو پولس کی تحریروں کی تشریحات کو منظم کرتے ہیں جنہیں ہم اپنے ہاتھوں میں رکھتے ہیں؟ رچرڈ گافن کے مطابق ہمیں نورمان شیفرڈ اور خود اُس کی مانندیو لبرک اہیات پر انحصار کرنا ہے، جن کا تشریحی طریقہ کار پہلے سے ہی الہام، با اصول فطرت اور کلام کے قابل فہم ہونے کے ساتھ عیب دار نظریات کے ساتھ آشکارہ کیا گیا۔ اگر ہم شیفرڈ، گافن پر انحصار کرتے ہیں، تو ہم اپنی روحوں کے اندیشہ کے لیے ایسا کرتے ہیں، کلام کی صراحت سے انکار کرتے ہوئے، گافن یہاں نئی کہانت کے لیے بنیاد رکھتے ہیں، ایک تعلیمی ماہر اہیات کے لیے، اور اُس سب کے لیے جس کی طرف کاہنا نہ ہنر اشارہ کرتا ہے۔ کچھ پیراگراف کے بعد گافن اپنے ہونٹوں کی خدمت انجام دیتا ہے اس اصول کے تحت کہ کلام ”اپنی الہی خوبی کے ساتھ خود تشریح کار ہے“۔ لیکن وہ ایسا صرف اس اصول سے انکار کرنے کے بعد کرتا ہے جسے وہ ایسے کہتا ہے کہ ہم بائبل عبارت میں بہت کم ہیں، جس کی ہمیں پولس کے خطوط کی تشریح کرنے کے لیے زیادہ ضرورت ہے۔

اس مشکوک ابتدائی نقطے سے رچرڈ گافن اپنی بقیہ کتاب کو لکھتا ہے، جو کچھ قدامت پسند دائروں میں پسند کی جاتی ہے ایک ایسی معیاری صحیفہ کے طور پر کہ کیسے گناہگار نجات یافتہ بنتے ہیں۔

گافن کے دعووں کے فرق میں نشاندہی کرتے ہوئے، زبور نویس لکھتا ہے، ”تیری باتوں کی تشریح نور بخشی ہے وہ سادہ دلوں کو عقلمند بناتی ہے“ (زبور 119:130)۔ پولس خود روح القدس کے وسیلہ لکھتا ہے، ”ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لیے فائدہ مند بھی ہے۔ تاکہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لیے بالکل تیار ہو جائے۔“ (2 تیمتھیس 3:16-17)۔ گافن کے طریقہ کار کے فرق میں روح القدس کہتا ہے، ”خدا کا ہر ایک شخص پاک ہے، وہ اُنکی سپرے جن کا توکل اُس پر ہے تو اُس کے کلام میں کچھ نہ بڑھانا مبادا وہ جھکو تنبیہ کرے اور تو جھوٹا ٹھہرے“ (امثال 5:30-6)۔

پھر گافن پولس رسول کو بیان کرتا ہے: ”اُس کی تحریر اور تعلیمات جس کا ہم غیر معمولی قدامت پسند ذہن کے ساتھ سامنا کرتے ہیں اور ایسا ترکیبی سوچ کے لیے غیر متواری حیثیت کے ساتھ ہوتا۔ لیکن خود رسول اس نظریہ کے لیے کہتا ہے کہ اُس کے الفاظ رسائی سے بالاتر اور ناقابل فہم ہیں ماسوائے الہیاتی طور پر ابتدا کے۔ وہ کرنتھس کی کلیسیا سے کہتا ہے کہ وہ اُن کے لیے آیا، ”کلام کی حکمت سے نہیں تاکہ مسیح کی صلیب بے تاثیر نہ ہو“ (1 کرنتھیوں 1:17)۔ درحقیقت، پولس اس پر زور دینے کے لیے محتاط ہوتا ہے کہ اُس کے الفاظ محض اُس کے اپنے نہیں ہیں۔ یوحنا 7:16-17 میں یہاں تک کہ خود یسوع بالکل ایسا ہی کہتا ہے: ”میری تعلیم میری نہیں بلکہ میرے بھجنے والے کی ہے۔ اگر کوئی اُس کی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اس تعلیم کی بابت جان جائے گا کہ خدا کی طرف سے ہے یا میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔“ پولس رسول کے لیے پہلی اور سب سے بڑی فکر انسان کے مصنف ہونے کے لیے نہیں، نہ ہی ”پولس کی اہیات“ کے لیے ہے، بلکہ روح القدس کی جانب سے اُس کے الہامی کلام کے لیے ہے۔

”مگر ہم نے نڈنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تاکہ اُن باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں۔ اور ہم اُن باتوں کو اُن الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ اُن الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور وہ اُنہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانہ طور پر پرکھی جاتی ہیں۔ لیکن روحانی شخص سب باتوں کو پرکھ لیتا ہے مگر خود کسی سے پرکھ نہیں جاتا۔ خداوند کی عقل کو کس نے جانا کہ اُس کو تعلیم دے سکے؟ مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے (1 کرنتھیوں 2: 12-16)۔

رچرڈ گافن کی اہلیات آرتھوڈکسی کی زبان میں آرام دہ ہے، لیکن وہ ایسے طریقہ کار کو لاگو کرتا ہے جو بائبل کے پختہ تشریحی بنیادی اصولوں کو بے حرمت کرتا ہے۔ اس ریزہ ریزہ ہونے والی بنیاد پر گافن بناوٹی مسیح کے ساتھ وجودی استحکام کے وسیلہ بنائی نجات کو قائم کرتا ہے۔ جبکہ بلند وبال مسیح کے لیے منشا پانے کے ساتھ، اُس کی اہلیات درحقیقت خدا کے بیٹے کو بے آبرو کرتی ہے۔ گافن مسیح کا روپ اُتارنا ہے جو لایوں کے کاہنِ اعظم سے بڑھ کر نہیں، جنہوں نے بار بار اپنے لیے اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کے لیے لہو کی تڑبانی نذر چڑھائی (عبرانیوں 9: 6-7، 23-27)۔ یہ وہ تھے جنہیں ضرورت تھی اور جنہوں نے کفارہ، واجبت، راستبازی اور لے پاک ہونے کو قبول کیا لیکن مسیح کو نہیں۔ اگر گافن کا مسیح کا روپ اُتارنا اور نجات حقیقت تھی، تو ریفرمیشن مسیحیت کو ایک یادگار جھوٹ ہونا تھا۔

2013 کرپچن ورلڈ ویو ایسے کونٹسٹ

2013 کرپچن ورلڈ ویو ایسے کونٹسٹ کے فاتحین کو مبارک باد۔

پہلا 3000 ڈالر اور 15 کتابوں کا انعام جو فولسم، کیلیفورنیا کے سی۔ جے آئجل کو اُس کے مضمون کے لیے دیا گیا، ”گورڈن کارک آن سائنس اینڈ بہویر ازم۔“

اس سال دوسرا انعام نہیں دیا گیا۔

تیسرا 1000 ڈالر اور 5 کتابوں کا انعام جو افرانا پینسیلو نیا کے کوزا ڈمارش کو اُس کے مضمون کے لیے دیا گیا، ”بہویر ازم: دی بروکن مشین“ تمام مقابلہ کرنے والوں کو بہویر ازم اور مسیحی اور دی فلاسفی اینڈ سائنس ان گاڈ کو پڑھنا تھا اور ان کتابوں پر مضمون لکھنا تھا۔